سورة الحدید

Chapter 57 — Iron

آیات 29

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

1- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کا سب اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق ان مقاصد کے لئے سرگرمِ عمل ہے جوان کے لئے طے کر دیے گئے ہیں (سبح للّٰہ) کیونکہ وہ لامحدود غلبے کا مالک ہے (عزیز) (لیکن اس کا غلبہ اندھی قوت نہیں بلکہ) وہ حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (حکیم)۔

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ ۚ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾

2- (اے نوعِ انسان خبردار رہو کہ) آسمانوں اور زمین پر یعنی ساری کائنات پر اختیار واقتدار اسی کا ہے (اور اس کے اختیار کا یہ عالم ہے) کہ زندگی بھی وہی (اللہ) عطا کرتا ہے اور موت بھی وہی طاری کرتا ہے کیونکہ اس نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔

ہُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳﴾

3- (اور اللہ وقت اور جگہ سے بالاتر ہے۔ اس لئے) سب سے اول بھی وہی ہے اور سب سے آخر بھی وہی ہے۔ وہ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے اور وہ ہر شے کا مکمل علم رکھنے والا ہے۔

(**نوٹ**: یہ آیت 57/3 آگاہی دیتی ہے کہ اللہ انسانی عقل کے تمام پیمانوں سے بالاتر ہے اس لئے وہ اس کے احاطے میں نہیں آ سکتا۔ البتہ اللہ نے انسان کو جس نظامِ زندگی کے لئے احکام وقوانین دیے ہیں وہ انسانی عقل وعمل کے پیمانوں کے مطابق دے دیے ہیں جن کو درست طور پر اختیار کر کے اللہ کی قربت حاصل کی جا سکتی ہے، 56/88)۔

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَمَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَہُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴﴾

4- یہ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ یوم یعنی چھ مراحل میں توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود

پذیر کر کے عرش پر یعنی ضابطے رکھنے والی قوت پر اٹل قائم کر دیا۔ لہٰذا، جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو آسمانوں سے نازل ہوتا ہے اور جو اس میں اوپر اٹھتے ہوئے آگے کو بڑھتا ہے (وہ اس کی نگاہوں میں ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ) تم جہاں کہیں بھی ہو وہ اللہ تمہارے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اس کی نگاہوں میں ہوتا ہے۔

(**نوٹ**: عرش پر نوٹ آیت 11/7 میں دے دیا گیا ہے)۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

5- بہرحال، آسمانوں اور زمین کا سارا اختیار واقتدار اللہ کا ہی ہے اور اللہ ہی کی طرف سارے معاملات لوٹائے جاتے ہیں (یعنی اگر درست نتائج حاصل کرنے ہیں تو معاملات اللہ کے قوانین کے مطابق ہی طے ہونے چاہیں۔ اور یہ کہ سارے کے سارے معاملات اللہ کی طرف جا رہے ہیں اسی لئے اعمال کی جوابدہی ہوگی)۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

6- (اور یہ وہی اللہ ہے جس کے نظامِ کائنات کے درست ترین ہونے کی حالت یہ ہے کہ) رات آگے بڑھتی بڑھتی دن کی حدوں میں داخل ہو جاتی ہے اور یوں ہی دن آہستہ آہستہ رات کی حدوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ (لہٰذا، وہ صرف خارجی کائنات کی ہی ہر شے سے واقف نہیں، بلکہ) وہ تو سینوں میں اُبھرنے والے ہر تاثر کا علم رکھتا ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

7- اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُن (ذرائع رزق و سامانِ نشو ونما کو حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) کھلا رکھو جس میں اس نے تمہیں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ لہٰذا، تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے (حقیقی ضرورت مندوں کے لئے اپنے مال و دولت کو) کھلا رکھا تو ان کے لئے اجرِ کبیر ہے یعنی بہت ہی بڑا اصلہ ہے۔

(**نوٹ**: یہ آیت 57/7 بھی حکمران کو ایسا معاشی نظام قائم کرنے کا حکم دیتی ہے جو محروموں کی محرومیاں ختم کرنے کا باعث بنے)۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

8- لیکن (ان حقائق کے باوجود) وہ کون سی بات ہے جس کی وجہ سے تم اللہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ رسول تو تمہیں اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنے نشو ونما دینے والے کو تسلیم کر لو (کیونکہ اگر تم اسے تسلیم کرو گے تو اس کے نظامِ نشو ونما کو تسلیم کرو گے جسے اختیار کر کے تم اطمینان اور خوشگواریاں حاصل کر سکتے ہو)۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ تم سے یہ عہد

بھی لے چکا ہے (کہ تم صرف اللہ کی غلامی کرو گے یعنی تم اسی کے احکام وقوانین کو اختیار کیے رکھو گے، 1/4) جبکہ تم ایمان بھی لا چکے ہو (پھر تمہیں نازل کردہ احکام وقوانین پر عمل کرنے سے کونسی چیز روکتی ہے)۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

9-(اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسولؐ جو تمہیں دعوت دے رہا ہے تو اس کا مقصد کیا ہے؟ اس کے بارے میں غور سے سنو) کہ یہ وہی اللہ ہے جس نے اپنے اطاعت گزار (محمدؐ) پر واضع اور صاف وشفاف احکام وقوانین نازل کیے ہیں۔ اور مقصد یہ ہے کہ تمہیں (زندگی) کی تاریکیوں سے نکال کر تابناک روشنی کی طرف لے آئے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تم سے ان تمام باتوں کو دُور کر دینا چاہتا ہے جو تمہارے لئے نقصان دہ ہوں (رؤف) اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مددو رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانا چاہتا ہے (رحیم)۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع 1 10 17

10-اور (جب حقیقت یہ ہے کہ اللہ ساری انسانیت سے تکلیف دہ باتوں کو دُور کرنا چاہتا ہے) تو پھر وہ کون سی بات ہے کہ جس کی وجہ سے تم اللہ کے راستے میں یعنی اللہ کے بتلائے گئے طریقوں سلیقوں کے مطابق (زندگی کی نشو ونما کے سامان کو حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) کھلا نہیں رکھتے ہو۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کا مالک تو اللہ ہے۔ (اس سلسلے میں اہم حقیقت یہ ہے کہ) تم میں سے ایسا شخص جس نے اپنے (مال وذرائع کو) فتح سے پہلے کھول دیا اور جنگ میں بھی شریک ہو گیا (تاکہ جہاد کرنے والے جہاد میں کامیاب ہو سکیں) تو اس کے برابر وہ لوگ نہیں ہو سکتے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جنگ میں شریک ہو گئے۔ (کیونکہ وہ تو اچھے نتائج کو دیکھ کر اس جدوجہد میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلے خرچ کرنے والے) لوگوں کے درجات بڑے عظمت والے ہیں۔ (لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ کے نظام کے قیام کی جدوجہد میں چاہے کوئی پہلے شامل ہو یا بعد میں، اپنے اپنے درجوں کے مطابق) اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک کو حسین وخوشگوار (صلہ عطا کرے گا)۔ (مگر یہ یاد رکھو کہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری پوری خبر ہے (اس لئے تم اسے دھوکہ نہیں دے سکتے)۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

11-(اللہ کے نازل کردہ نظامِ زندگی کے لئے) جو شخص بھی (اپنے مال وذرائع سے اس جدوجہد میں شامل ہو جائیگا تو

یہ) اللہ کو ایک ایسا قرض دینا ہوگا جو (خود اس کے لئے) حسن وخوشگواریاں پیدا کرنے والا قرض ہوگا اور اللہ (اس قرض کو) کئی گنا بڑھا کر واپس کر دے گا۔ اور (نہ صرف یہ بلکہ) اس کے لئے صلے کے طور پر ایسی نوازشات ہیں جو عزت و سرفرازی کا باعث ہوں گی (اجرِ کریم)۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

12- (لہٰذا جب وہ دن طاری ہوگا جب اعمال کے نتائج کے مطابق جزا وسزا ہوگی) تو اس دن مومن مرد اور مومن عورتیں یعنی جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر رکھی تھی، تو ان کا نور ان کے سامنے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا (یعنی ان کے بہترین اعمال کے نتائج جگمگا رہے ہوں گے جن کی روشنی ان کے ساتھ ساتھ ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے ایسی جنتوں کی جن کے نیچے بہتی ہوئی شفاف پانیوں کی ندیاں ہیں جن میں تم ہمیشہ رہو گے۔ چنانچہ یہ ہے عظمت سے بھری کامیابی (جو ان کے حصے میں آئے گی)۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

13- اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے! کہ ہماری طرف نگاہ کرو تاکہ ہم بھی تمہارے نُور سے کچھ فائدہ اٹھا لیں۔ مگر ان سے کہا جائے گا (کہ یہ نُور مانگنے سے نہیں ملتا۔ یہ اپنے اپنے کاموں کے نتائج سے پھوٹتا ہے۔ اس لئے) تم پیچھے ہٹ جاؤ اور (اپنے لیے کہیں اور) نُور تلاش کرو۔ اور پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی۔ اس میں ایک دروازہ ہوگا اور اس کے اندر کی جانب رحمت ہوگی یعنی سلامتی، راحتیں اور سرفرازیاں ہوں گی۔ اور اس (دروازے) کے باہر کی طرف اس جانب سے عذاب ہوگا یعنی سزائیں اور تباہیاں طاری ہوں گی۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

14- (یہ ہے وہ کیفیت جو وہاں طاری ہوگی اور اُن حالات میں، منافقین ان اہلِ ایمان کو آواز دے کر) کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہُوا کرتے تھے؟ (اس لئے اب تم ہم سے الگ کیوں ہو رہے ہو؟) اہلِ ایمان جواب دیں گے کہ ہاں (ہم ایک ساتھ ہی ہوا کرتے تھے) لیکن تم نے اپنے آپ کو ہمیشہ کشمکش میں ہی رکھا اور اس انتظار میں رہتے تھے کہ

(دیکھیں پلڑا کس طرف جھکتا ہے تاکہ اسی طرف تم بھی ہولو۔ اور تم نازل کردہ سچائیوں کے بارے میں ہمیشہ) شک اور اضطراب میں پڑے رہتے تھے کیونکہ تمہاری مفاد پرستیاں تمہیں طرح طرح کے فریب میں مبتلا کیے رکھتی تھیں۔ تم اسی کشمکش اور دھوکے میں رہے تا آنکہ اللہ کا تم پر (عذاب کے متعلق) حکم طاری ہو گیا۔ (لہٰذا، تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے ساتھ ہُوا کرتے تھے؟) کیونکہ تمہیں دھوکہ دینے والے (شیطان نے ہی) تمہیں دھوکے میں رکھا۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِىَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿15﴾

15- بہرحال (تم یہی سمجھتے رہے کہ مشکل پڑی تو کوئی نہ کوئی معاوضہ وفدیہ دے کر اللہ کی گرفت سے چھوٹ جائیں گے۔ لیکن تم نے دیکھ لیا) کہ آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے (کوئی فدیہ لیا جائے گا) جو کافر تھے۔ لہٰذا، تمہارے لئے یہی ٹھکانہ ہے جو آگ سے (لبریز ہے، اور یہ جہنم ہے) اور یہی تمہارا کارساز ورفیق ہے۔ (اب تم دیکھ لو کہ) کس قدر بُرا تمہارا انجام ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿16﴾

16- (اور جو لوگ حالتِ ایمان میں داخل ہو چکے ہیں، وہ بھی سن لیں! کہ وہ بھی اپنے ایمان کی کمزوری کا مظاہرہ کر رہے ہیں) کیونکہ کیا اہلِ ایمان پر ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی سبق آموز آگاہی کی طرف جھک جائیں؟ اور جو سچائیاں (اور احکام وقوانین) نازل ہوئے (انہیں پوری طرح اختیار کر لیں؟) اس لئے کہ وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے نازل کردہ کتابیں (یعنی ہدایت کے ضابطے) عطا کیے گئے تھے لیکن جب ان پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا، تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نے وہ راہ اختیار کر لی جہاں انہوں نے نازل کردہ نشو ونما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر خرابی پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر لیا۔

(نوٹ: یہ آیت 57/16 محمدؐ کے پیروکاروں کو مجموعی طور پر قوم اور اُمت کی حیثیت سے بھی اور انفرادی حیثیت سے بھی سخت ترین تنبیہ کے ساتھ آئینہ فراہم کرتی ہے جس میں وہ اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ وہ آیت 57/16 کے مطابق زندگی گذار رہے ہیں یا آیت 57/12 کے مطابق زندگی گذار رہے ہیں)۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿17﴾

17- جان جاؤ کہ اللہ وہ ہے جو زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے یہ باتیں اور دلائل اس لئے تم پر واضع کر دیے ہیں تا کہ تم سمجھو (اور انجام کی تباہیوں سے بچ سکو)۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

18-(اور اس سچائی کو اختیار کرنے کے لئے، پہلے قدم کے طور پر یہ اصول یاد رکھو کہ) یقیناً وہ مرد اور وہ عورتیں جنہیں دعویٰ ہے کہ وہ اپنے ایمان میں سچے ہیں تو وہ اللہ کو قرض دیتے ہیں، ایسا قرض جو حسین و خوشگوار ہوتا ہے (یعنی انہیں زندگی کا جو سامانِ نشو ونما میسر ہے، وہ اُس میں سے اُن پر خرچ کرتے ہیں جن کے لئے اللہ حکم دیتا ہے، 2/177۔ چنانچہ جو کچھ اس طرح دیا ہوگا) تو اُسی کو اللہ ان کے لئے کئی گنا اضافہ کرکے واپس لوٹائے گا اور (صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ) ان کے لئے ایسا اجر ہے کہ جو انہیں ملے گا تو وہ ان کے لئے عزت و خوشگواری کا باعث بنے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع 2/9/18

19-اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق ہوتے ہیں (یعنی زندگی کے معاملات میں اپنے ایمان کو سچ کر دکھانے والے ہوتے ہیں) اور شہید ہیں (یعنی اللہ کی سچائیوں کے گواہ ہوتے ہیں)۔ان کے رب کے پاس ان کا اجر اور ان کا نُور موجود ہے (جو انہیں عطا کر دیا جائے گا)۔اور وہ لوگ جو کافر ہیں اور انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا رکھا ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو جحیم والے ہیں یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کی وہ نشو ونما رُک جاتی ہے جو اُنہیں دُنیا میں اور آخرت میں اطمینان اور بے خوف مسرتوں کو فراہم کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

(نوٹ: لفظ جحیم کا مادہ (ج ح م) ہے۔اس کے بنیادی مطالب ہیں: ایسی آگ جو سب کچھ جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیتی ہے یعنی ہر طرح کی نشو ونما روک دینے والی آگ۔سخت گھمسان کی جنگ۔جہنم۔بخل اور تنگ دلی۔سخت گرم جگہ۔تنگ دلی کی وجہ سے جل بُھن جانا وغیرہ۔اس آیت میں نشو ونما کے رُک جانے کے حوالے سے مطلب لیا گیا ہے)۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

20-(لہٰذا، ایک بار) تم پھر سمجھ لو کہ دنیا کی زندگی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ صرف ایک کھیل اور تماشا ہے اور ظاہری آرائش ہے (یعنی یہ سب کچھ عارضی ہے اس لئے ان سے تعلق کی نوعیت بھی عارضی رکھنی چاہیے، ان میں گم ہو کر اللہ کے احکام سے منہ نہیں موڑنا چاہیے) اور آپس میں کسی فخر و تکبر (میں مت مبتلا ہو جاؤ) اور اپنے مالوں میں اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خواہش کی مثال یوں ہے جیسے ایک بارش ہوگئی اور (اس کی وجہ سے گھنی فصلیں ہوئیں) اور کاشتکار اس پیداوار کو دیکھ کر بہت خوش ہو گئے (پھر وہی کھیتی) زور پکڑ کر پک جاتی ہے مگر وہ تمہارے دیکھتے دیکھتے زرد ہو

جاتی ہے۔ اور پھر وہ چُورا چُورا ہو جاتی ہے (یوں ہی یہ دنیا کی زندگی کی رونقیں، یا آسائش و زیبائش ہے، جو آخرِ کار تمہارے لئے چُورا چُورا ہی ہیں کیونکہ ان سب کو چھوڑ کر تمہیں جانا ہی پڑے گا)۔ اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی جانب سے حفاظت بھی ہے اور اس کی رضا و مرضی بھی ہے (یعنی یہ سب کچھ ہے جس کا دنیا کی زندگی کے بعد سامنا کرنا پڑے گا۔ اب یہ تم پر ہے کہ دنیا کی زندگی گزارنی کیسے ہے) کیونکہ دنیا کی زندگی ایک ایسا ساز و سامان ہے جو سوائے دھوکے اور فریب کے کچھ نہیں ہے۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾

21-(اس لئے یوں کرو کہ) تم اپنے رب سے حفاظت حاصل کرنے کے لئے اور جنت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرو۔ اور یہ جو جنت ہے تو اس کی وسعت اتنی ہے جتنی آسمان اور زمین کی چوڑائی ہے (یعنی جنت بے حد وسیع و عریض ہے)۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جنہوں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو ایسے تسلیم کر لیا (جیسے کہ اللہ نے آگاہی دے رکھی ہے) اور یہ ہیں اللہ کی طرف سے فضیلتیں۔ وہ اِنہیں اُسے دیتا ہے جسے مناسب سمجھتا ہے (یعنی کوئی اللہ کو دھوکہ دے کر اس کی حفاظت اور جنت حاصل نہیں کر سکتا)۔ اور یہ اللہ ہی ہے جو عظمت بھری فراوانیاں اور فضیلتیں دینے والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾

22-(مگر یہ اصول و قانون یاد رکھو کہ) کوئی مصیبت ایسی نہیں جو زمین میں پہنچتی ہے اور جو تمہاری جانوں کو پہنچتی ہے، تو وہ کتاب میں نہ ہو، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں (یعنی نازل کردہ کتاب قرآن میں زندگی اور کائنات کے بارے میں ایسی آگاہی دے دی گئی ہے جسے اختیار کرنے سے انسان خود اور یہ زمین مصیبتوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر اسے اختیار نہ کیا جائے تو پھر وہ مصیبتیں پیدا ہوتی ہیں جو کہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتی ہیں جیسے کہ قوموں پر عذاب آتے رہے)۔ لہٰذا، یہ حقیقت ہے کہ اللہ پر یہ بہت آسان ہے (کہ جو نازل کردہ کتاب سے سرکشی کرتے رہتے ہیں، انہیں مصیبتوں میں مبتلا کر دے)۔

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿٢٣﴾

23-(اور یہ آگاہی اس لئے دی گئی ہے) تاکہ جو کچھ بھی تمہیں نقصان ہوتا ہے تو اس پر غم نہ کرو (بلکہ یہ غور کرو کہ اللہ کے کِن کِن احکام کی تم سے خلاف ورزی ہوئی جن کے نتائج کا سامنا تمہیں نقصان کی صورت میں کرنا پڑا)۔ اور (اسی

طرح) جو کچھ اس کی طرف سے تمہیں عطا ہو تو تم اس پر اس طرح نہ خوشیاں مناؤ (کہ اس پر غرور اور تکبر کا گماں ہو)۔ کیونکہ اللہ کسی اِترانے اور فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا (یعنی جو کچھ تمہیں عطا ہو، اس کے بارے میں یہ غور کرو کہ کن کن احکام پر عمل کرنے سے تمہیں وہ نوازش میسر آئی۔ اس لئے بجائے فخر کرنے کے اس بات کے لئے محتاط رہو کہ ان احکام کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے)۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

24-(بہر حال، انسانوں کے اس روّیے پر بھی غور کرو کہ) جو لوگ سب کچھ سمیٹ کر اپنے لئے مخصوص کر لیتے ہیں اور انسانوں کو بھی اسی بُخل کی تلقین کرتے ہیں (تو وہ نہایت غلط راستے پر گامزن ہوتے ہیں)۔ اور جو لوگ (اس آگاہی سے) منہ پھیر لیتے ہیں (تو انہیں آگاہ کر دو کہ) یقیناً اللہ کسی کی مدد اور کسی کے ماننے یا نہ ماننے کا محتاج نہیں ہے (غنی) کیونکہ وہ اپنی صفات میں اس طرح مکمل طور پر بے خطا ہے کہ اس پر خود بخود تحسین و آفرین طاری رہتی ہے (حمید)۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع 3 6 19

25- تحقیق کرنے والے جانتے ہیں (کہ اس مقصد کے لئے مختلف اقوام کی طرف) ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا۔ ساتھ ہی ہم نے ان پر کتاب یعنی ضابطۂ قوانین نازل کیا۔ (اور معاملات کے توازن کو عدل کے ساتھ قائم رکھنے کے لئے) انہیں میزان (یعنی ترازو یعنی عدل کی صلاحیت عطا کی) تاکہ انسانوں کی قوم انصاف پر قائم رہ سکے۔ (اور نظامِ عدل و انصاف کے استحکام کے لئے) ہم نے لوہا نازل کیا اور اس میں سخت قوت رکھ دی گئی ہے (تاکہ اس کے ہتھیاروں کے ذریعے انسانوں کی قوم میں پوری طاقت سے عدل و انصاف قائم رکھا جا سکے۔ مگر اس کے علاوہ) انسانوں کے لئے اس میں بہت سے اور فائدے بھی ہیں۔ (لیکن کتاب، میزان، اور لوہا جو نازل کئے گئے ہیں) تو مقصد یہ ہے کہ (انسانوں کی آزمائش کی جا سکے کہ ان میں) کون اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تو خود ہی لامحدود قوت کا مالک اور لامحدود غلبے کا مالک ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- چنانچہ (انبیاء کو عظیم مقاصد کے ساتھ بھیجا گیا۔ مثلاً) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی نسل میں کتاب اور نبوت کو جاری رکھا۔ پھر ان کی (امتوں) میں سے کچھ لوگ تو درست راہ پر چل پڑے لیکن ان میں سے زیادہ تر نے نشوونما دینے والی حفاظت کے قوانین سے نکل کر خرابیاں پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر لیا

(فاسقین)۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- پھر ہم نے ان کے بعد، انہی کے رستے پر اور رسول بھیجے۔ اور (سلسلۂ بنی اسرائیل میں) سب سے پیچھے، عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا۔ اور ہم نے اسے انجیل (جیسا ضابطۂ ہدایت) دیا۔ جو لوگ اس کی پیروی کرتے تھے، ان کے دلوں میں (انسانوں کے لئے) نرمی وشفقت اور محبت وہمدردی (کے خوشگوار جذبات) پیدا کر دیے (یعنی یہ عیسیٰؑ کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ باقی رہا ان کا مسلکِ) رہبانیت (یعنی اللہ کی پرستش کی خاطر ترکِ دنیا اور لذتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلینا) تو یہ انہوں نے خود سے ہی وضع کرلیا تھا۔ اسے ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ مگر انہوں نے (رہبانیت) اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کی تھی۔ لیکن اسے بھی جیسا نباہنا چاہیے تھا وہ نباہ نہ سکے۔ لہٰذا، ان میں سے وہ لوگ جو (قرآن) پر ایمان لا چکے ہیں، ہم انہیں، ان کا اجر عطا کر دیں گے، لیکن ان میں سے اکثر نے نشوونما دینے والی حفاظت کے قوانین سے نکل کر خرابیاں پیدا کرنے والا راستہ اختیار کرلیا (فاسق)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۚۙ ﴿۲۸﴾

28- (یہ ہے وہ آگاہی جو شروع سے چلی آ رہی ہے چنانچہ) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تو اپنے اوپر اتنا قابو حاصل کرلو کہ اللہ کے ڈر سے اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچ جاؤ (تقویٰ)۔ اور اس کے (دیگر) رسولوں کو بھی تسلیم کرلو (کہ وہ بھی اللہ ہی کی آگاہی لے کر آتے رہے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ) وہ تمہیں سامانِ رحمت کے دوہرے دوہرے حصے دے گا۔ (ایک حصہ اس دنیا میں، اور دوسرا آخرت میں)۔ اور تمہارے لئے ایسا نُور پیدا کر دے گا جس میں تم چلا کرو گے (اور اس طرح تم تباہی وبربادی سے محفوظ رہو گے) اور وہ تمہیں اپنی حفاظت میں لئے رکھے گا کیونکہ اللہ ہی حفاظت عطا کرنے والا ہے اور وہی سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

ع 4 4 20

29-(لہٰذا، اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کے بتلائے گئے راستے پر چلتے رہو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) یہ اہلِ کتاب اچھی طرح جان لیں گے کہ ان کا اختیار اللہ کی فراوانیوں اور فضیلتوں میں سے کسی چیز پر بھی نہیں ہے۔ اور یہ کہ فضل کرنا صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے عطا کر دیتا ہے کیونکہ اللہ ہی عظیم فراوانیوں و فضیلتوں کا مالک ہے۔

معجزات

(**نوٹ**: اِس کا مادہ (ع ج ز) ہے۔ اِس کے بنیادی مطالب ہیں: بے بس ہو جانا۔ قاصر رہنا۔ معجزات کے بارے میں مفسرین کی مختلف آراء ہیں: ایک گروہ کی رائے ہے کہ نبی سے کسی ایسی بات کا سرزد ہونا جسے دیکھ کر دوسرے عاجز آ جائیں۔ قرآن میں ایسے معجزہ کا لفظ اِن معنوں میں نہیں آیا۔ اُن کی رائے ہے کہ قرآن میں نبیوں سے منسلک وہ تمام واقعات جنہیں معجزات قرار دیا گیا ہے دراصل اُنہیں محاورۃً اِستعمال کیا گیا ہے جن کے مطالب اُن کے سیاق وسباق کے مطابق تجزیات کر کے نکالے جا سکتے ہیں اور اُن سے سبق آموز آ گاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ نبیوں کے معجزوں پر یقین نہ کرنا کفر کی جانب مائل ہونا ہے۔ لہٰذا اُن پر بحث وتمحیص کی کوئی ضرورت نہیں۔ تیسرے گروہ کی رائے ہے کہ تمام معجزات دراصل انسانی ذات کے اندر خیر وشر کے عروج وزوال کی صفات' آ گاہی وجہالت اور زندگی وموت کے ہی مقامات ہیں جن سے انسان گذرتا ہے اور قرآن نے اُنہیں تشبیہات کے انداز میں پیش کر کے انسان کے لئے اپنی تربیت کے مقامات بنا دیا ہے۔ جیسے کہ مُردے کا زندہ ہونا' فرعون کا ظلم وجبر اور اُس کا غرق ہونا اور نوحؑ کی کشتی وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ انسانی ذات ہی کی داستان ہے۔ بہرحال! اگر قرآن کی مجموعی آ گاہی کے پیشِ نظر تحقیق کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تمام نبی اور رسول اللہ کے منتخب اور چنے ہوئے انسان ہوتے تھے۔ اِس لئے اُن کا اللہ کے ساتھ جو رشتہ ہوتا تھا اُس کی نوعیت قطعی طور پر انسانی عقل وادراک سے باہر ہے۔ قرآن میں دیئے گئے نبیوں کے معجزات کے علاوہ جو انسانی عقل کے لئے چیلنج ہے کہ اُن پر نازل ہونے والی آ گاہی کبھی بھی جھٹلائی نہ جا سکی جبکہ مفکرین کے نظریات بار بار چیلنج ہوتے آئے اور تبدیل ہوتے آئے۔ اور اِس کی آخری مستند مثال خود قرآن ہے جو ہمیشہ کے لئے چیلنج ہے کہ یہ لاریب ہے یعنی ہر شک وتضاد والجھن سے بالاتر ہے 2:2۔ اور یہ کہ قرآن کی ایک سورۃ جیسی سورۃ کبھی کوئی نہیں بنا سکتا 2/23-24۔ یہ تو کھلے کھلے معجزات ہیں کیونکہ انسان نے قرآن کے لاریب ہونے اور اِس کی سورتوں جیسی سورۃ بنانے کے چیلنج کو آج تک قبول نہیں کیا۔ اور یہ بھی کہ اللہ اپنی ہر صفت میں لامحدود ہے جبکہ انسان اپنی ہر صفت میں محدود ہے' اِس لئے انسان کی راہنمائی اور اُس کے یقین کے لئے اللہ وقت کی مناسبت کے مطابق کچھ بھی رونما کر دیتا کیونکہ جو قوانین محدود پر طاری ہوتے ہیں وہ لامحدود پر طاری نہیں ہوتے۔ لہٰذا' نبی اور عام انسان میں فرق ہی یہ ہے کہ: ایک تو اُن پر انسان کی آ گاہی کے لئے وحی نازل ہوتی ہے جو بذاتِ خود معجزہ ہے اور دوسرے یہ کہ اُس آ گاہی کی ضرورت کے مطابق اُن کے ذریعے اللہ اپنی کوئی نشانی یا نشانیاں یعنی معجزات بھی رونما کر دیتا۔ البتہ اُن معجزات کے مطالب وآ گاہی سے مزید ظاہری وباطنی سبق آموز آ گاہی حاصل کرنے کے لئے انسان اپنی ذات کا سفر طے کر لے تو مزید بہتر ہے۔ لہٰذا قرآن میں دیئے گئے تمام معجزات حق اور سچ ہیں)۔